بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۴ شہادت ۱۳۴۶ ہش ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۸۶ ھ ۴ اپریل ۱۹۶۷ء | نمبر ۷۰

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں میں گراں قدر اضافہ

۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء تک ساڑھے چونتیس لاکھ روپے کے وعدے

اور

آٹھ لاکھ روپے سے زائد کی وصولی ہوئی

۳۰ اپریل تک وعدوں کا تیسرا حصہ مخلصین جماعت کو ضرور ادا کر دینا چاہیئے

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پر مخلصین جماعت نے بڑھ چڑھ کر اور بشاشتِ قلب کے ساتھ حصہ لیکر اپنے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پہلی عظیم مالی تحریک پر والہانہ انداز میں لبیک کہنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۷ء تک جو حسابات کئے گئے ہیں ان کی رُو سے اندرونِ پاکستان اور بیرونِ پاکستان سے موصول ہونیوالے وعدوں کی میزان ۳۴,۵۲,۵۵۸ روپے تک پہنچ گئی ہے اور نقد وصولی کی میزان ۸,۰۳,۵۷۸ روپے ہوگئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ وعدہ کرنے والے احباب کو جلد۔ جلد توفیق عطا فرمائے کہ وہ احسن رنگ میں اپنے وعدوں کو ادا کر سکیں چونکہ پہلے سال کے گذرنے میں اب صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے مخلصین جماعت سے خاص طور پر گزارش ہے کہ وہ فوری توجہ فرما دیں تا پہلے سال کے ختم ہونے پر ان کے وعدہ کا کم از کم تیسرا حصہ ضرور ادا ہو جائے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تاکیدی ارشاد ہے کہ دوستوں کو اپریل تک اپنے وعدوں کا ⅓ حصہ ضرور ادا کر دینا چاہیئے۔ تا فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کے اصل مقصد کی طرف فوری توجہ دی جا سکے۔ والسّلام

محتاجِ دُعا۔ شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

• ربوہ ۳ اپریل۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کو اب بخار سے تو آرام ہے لیکن کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ غذا برائے نام رہ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔۔ آمین

—• ربوہ ۳ اپریل۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں۔ پچھلے دنوں آپ کی طبیعت شدید بخار کی وجہ سے بہت ناساز ہوگئی تھی۔ اس کے بعد سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—• حیدر آباد ڈویژن میں اس وقت گندم کی فصل کی کٹائی ہو رہی ہے۔ لیکن وہاں سے اطلاعات آرہی ہیں کہ متواتر بارشوں کی وجہ سے فصل کو نقصان کا بہت خطرہ ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سلسلہ کی اراضیات اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب کی اراضیات کی فصلوں کو ہر نقصان سے محفوظ رکھے آمین

(انچارج دفتر ایم این سنڈیکیٹ ربوہ)

—• ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۷ء بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نفیس احمد صاحب ابن مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم الحفاظ جامعہ احمدیہ کا نکاح عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی افسر حفاظت کے ساتھ اٹھارہ صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین

—• سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:-

”امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی“

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ اپریل ۱۹۶۷ء

سید ابوالحسن علی صاحب ندوی اور احمدیت

(۲)

قرآن کریم نے صاف صاف لفظوں میں آپ کی طبعی موت کو بیان کر دیا ہے چنانچہ ایک طرف تو قرآن کریم نے فرمایا ہے۔

ما قتلوہ وما صلبوہ

یعنی یہودیوں نے نہ تو سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو قتل کیا اور نہ صلیب پر مارا۔ تو دوسری طرف قرآن کریم نے یہ بھی فرمادیا کہ

انی متوفیک ورافعک الیّ

یعنی میں تجھ کو طبعی موت ماروں گا اور اس کے بعد تیرا رفع کروں گا۔ یہ تو ہے قرآن کریم کا فیصلہ مگر جب عیسائی اسلام قبول کر کے اسلام میں داخل ہوئے تو وہ "حیاتِ مسیح" کا عقیدہ بھی اپنے ساتھ لے آئے اور اس طرح یہ عقیدہ مسلمانوں میں بھی رائج ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض عیسائیوں نے یہ عقیدہ مسلمانوں میں پھیلانے کے لئے منافقانہ طور سے اسلام کو قبول کیا ہو گا۔ جیسا کہ موجودہ پولوسی عیسائیت کی تاریخ سے واضح ہوتا ہے۔ خود پولوس نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہودیوں میں تبلیغ عیسائیت کے لئے شریعت پر زور دیتے تھے۔ اور غیر یہودیوں میں شریعت کے خلاف عمل کرتے تھے۔ سو یہ عیسائیوں کا قدیم اور مرغوب طریقہ ہے کہ وہ اپنے عقائد کا دوسرے لوگوں میں نفوذ کرنے کے لئے وہی رنگ اختیار کر لیتے جو اس قوم کا ہوتا جس میں وہ اپنے مشرکانہ عقائد پھیلانا چاہتے۔ یہ طریق کار دراصل بگڑے ہوئے یہودیوں کا ایجاد کردہ تھا۔ اور چونکہ پولوس بھی نسلاً یہودی تھا۔ اس لئے اس نے اس طریق کو اختیار کیا۔

تاریخ اسلام میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ عیسائیوں اور یہودیوں نے اسلام کو بگاڑنے کے لئے ایسا کیا بلکہ قرآن کریم بھی اس کی شہادت دیتا ہے کہ اہل کتاب کہا کرتے تھے کہ آؤ ہم دن کو اسلام قبول کر لیں اور شام کو ترک کر دیں۔

وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا اٰخرہ لعلھم یرجعون۔

اور اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ مومنوں پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے اس پر دن کے ابتدائی حصہ میں تو ایمان لے آؤ اور اس کے پچھلے حصہ میں (اس سے) انکار کر دو۔ شاید (اس ذریعہ سے) وہ پھر جائیں۔

(آل عمران آیت ۷۳)

سو یہ اہل کتاب کہ جن میں عیسائی بھی شامل ہیں پرانا حربہ ہے۔ اس لئے قیاس اغلب ہے کہ ڈیوڈ منہاس بھی جو شاید پیدائشی عیسائی ہیں مسلمانوں کو ان کے عقائد پر پختہ رکھنے کے لئے ہی اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ جو ان کے پیش رو عیسائیوں نے پہلے داخل کئے ہوئے ہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور ابھی تک وہاں زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دوبارہ زمین پر اتریں گے۔

اہلِ کتاب کا یہ پرانا ہتھیار ہے جو وہ اسلام کو بگاڑنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اس کی ایک مثال تاریخ اسلام میں عبداللہ بن سبا کی ہے۔ جس نے دراصل وہ فتنہ مسلمانوں میں پیدا کیا جس کے زخم ابھی تک اندمال پذیر نہیں ہو سکے۔ یہی شخص تھا جس نے سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برخلاف بغاوت کو ہوا دی اور جس نے ہمیشہ کے لئے شیعہ سنی کا افتراق مسلمانوں میں پیدا کر دیا۔

الغرض اہلِ کتاب ہر طرح سے اسلام میں خرابیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور اس کے لئے وہ تبدیل مذہب کی حد تک بھی چلے جاتے رہے ہیں۔ سو قیاس اغلب ہے کہ ڈیوڈ منہاس بھی اسی سازش کا ایک پرزہ ہے۔ جو مسلمانوں میں حیاتِ مسیح کے غیر اسلامی عقیدہ کو پختہ تر کرنے کے لئے عیسائی سے مسلمان ہو گیا ہے۔ اور جس نے سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کی کتاب قادیانیت کا وہی باب علیحدہ شائع کرنے کے لئے منتخب کیا ہے جس سے حیاتِ مسیح کے عقیدے کو تعلق ہے۔

حدیث النبی

دنیا میں مسافر کی طرح رہو اور موت کا ہر وقت انتظار رکھو

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قد اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک۔

ترجمہ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پکڑ کر فرمایا۔ دنیا میں اس طرح رہو جس طرح مسافر رہتا ہے یا راستہ چلنے والا۔ اور ابن عمر فرمایا کرتے تھے کہ صبح ہو تو شام کا منتظر نہ رہو۔ اور اپنی صحت سے بیماری اور زندگی سے موت سمجھ رکھ۔

(بخاری کتاب الرقاق)

نیم مُلّا

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائل پور

نیم مُلّا خطرۂ ایماں بُوَد
نیم مُلّا دشمنِ انساں بُوَد

روز و شب صبح و مسا لیل و نہار
در تلاشِ رزق سرگرداں بُوَد

چوں قدم اندر سیاست مے نہد
مُلک و ملّت را وبالِ جاں بُوَد

چوں صحافت را نماید اختیار
خلق از تصحیفِ اُو حیراں بُوَد

چوں بہ بیلے میدہد گردد ذلیل
گفتگویش سر بسر ہذیاں بُوَد

مے نویسد ہر چہ در دل آیدش
گو حقیقت برخلافِ آں بُوَد

اعتراضش از برائے اعتراض
کم کسے مانندِ اُو ناداں بُوَد

فارغ از آثار و اخبار و حدیث
بر جہالت ہائے خود نازاں بُوَد

در عبارتہا کُنَد قطع و برید
بہرِ اُو ایں کار بس آساں بُوَد

از جہالت گشتہ در گیتی علَم
نیم مُلّا ہست مرفوع القلم

معاشرہ میں عورت کا کردار اور اسلام

(حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی)

معاشرہ افراد کے مجموعہ کا نام ہے یا یوں کہئے کہ معاشرہ عورت مرد دونوں سے تخلیق ہے۔ افراد کی اچھائی معاشرہ کو اچھا بناتی ہے اور ان کی بُرائی تمام معاشرہ کو خراب کرتی ہے۔ معاشرہ خواہ کس قدر اچھا کیوں نہ ہو؟ اگر اسکے کسی فرد میں کوئی کمی اور کوئی کمزوری ہے تو اس بات کا دھڑکا ہر وقت۔ ہر آن لگا رہے گا کہ وہ ایک فرد کہیں مجموعۂ افراد کو خراب نہ کر دے۔

عورت معاشرے کا لازمی جزو ہے۔ اگر اس لازمی جزوِ معاشرہ کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کی جائے تو ناممکن ہے کہ وہ اپنی آنے والی نسلوں کو اُن راہوں پر گامزن نہ کرے جو ملکی و قومی و ملی ترقی و سر بلندی کی طرف لے جاتی ہیں۔ کیونکہ قوم کے نونہال اسی کی گود میں پروان چڑھتے ہیں اور وہ قومی قیادت کی آئندہ باگ ڈور سنبھالنے کے قابل بنتے ہیں۔ لیکن معاشرے کا یہ لازمی جزو عرصہ تک معاشرہ میں عضوِ معطل کی طرح پڑا رہا اور آخر وہ وقت بھی آ گیا جبکہ بجا طور پر یہ تسلیم کیا جانے لگا کہ جس طرح افراد میں مرد کی تعلیم اور اس کی تربیت ضروری ہے اُسی طرح عورت کی تعلیم و تربیت بھی لازمی ہے کیونکہ اس میدان کے لئے دونوں کا وجود یکساں طور پر تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔

عورت کی مختلف حیثیتیں اور اسلام میں اس کا مقام

اسلام کا ظہور عورت کی حقیقی آزادی اس کے مقام اور اس کی استعدادوں کے روحانی معنوں اور مادی طور پر ظاہر ہونے کا دور ہے چنانچہ ہم اس آئینہ میں عورت کو ہر مقام پر ارفع دیکھتے ہیں۔

ماں کی حیثیت سے۔ بہن کی حیثیت سے۔ بیٹی کی حیثیت سے۔ اور بیوی کی حیثیت سے۔

پہلے ہم معاشرہ کے اس لازمی جزو یعنی عورت کو ماں کی حیثیت سے اس کے مقام کو دیکھتے ہیں۔ احادیث میں جملہ رشتہ داروں میں سے ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کو سب پر مقدم رکھا گیا ہے اور اس بارے میں مسلمانوں کو بار بار تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

اسلامی شریعت کے مطابق شرک سب سے بڑا گناہ ہے جو معاف نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس ضمن میں ماں کے مقام کا وہ درجہ ہے کہ اس کے لئے مومنوں کو حکم ہے کہ مشرک ماں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

بہن اور بیٹی کی حیثیت سے بھی اسلام میں عورت کا مقام نہایت ارفع ہے۔ چنانچہ ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مومن کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے حسنِ سلوک سے پیش آئے تو وہ خدا کے فضل سے ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ گویا بہنوں سے حسنِ سلوک بھی مومن انسان کو جنت کا وارث بنا دیتا ہے۔

اب بیوی کے مقام کو بھی دیکھیں بیوی کے متعلق نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے ایمان میں زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔ اور تم میں زیادہ اچھے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ سلوک کرنے میں زیادہ اچھے ہیں۔

تفصیلات اور جزئیات کو الگ رکھتے ہوئے اسلام نے مرد کو عموماً سیاست اور قیامِ امن اور فرائض رزم گاہ کے مناصب تفویض کئے ہیں۔ یہ گویا فیلڈ کی ڈیوٹی ہے مگر کوئی فیلڈ ایک پختہ اور منظم Base کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی اور اس Base کا براہِ راست انچارج عورت کو مقرر کیا گیا ہے جس کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے نونہالوں کے دل و دماغ اور ان کے جسموں کو میدان کے آئندہ فرائض کے لئے تیار کرے۔

یہ ایک بہت بڑا اور ذمہ داری کا کام ہے جو عورت کے سپرد کیا گیا ہے اسی لئے لڑکیوں کی تربیت پر جنہوں نے آگے چل کر قوموں کی مائیں بننا ہے۔ اسلام نے انتہائی زور دیا ہے۔

مغرب زدہ عورتیں اور معاشرہ

موجودہ دور میں مغربی اقوام کی اندھی تقلید مسلمانوں میں بھی بغاوت پیدا کر رہی ہے جو مرد و عورت کی اندرونی حدود کو توڑ کر عورت کو مرد کے دائرۂ عمل میں اور مرد کو عورت کے دائرۂ عمل میں داخل کرنے لگی ہے یہ میلان بلاشبہ دونوں کے لئے نقصان دہ ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پورے معاشرہ اور پوری قوم کے لئے تباہ کن ہے۔

فطرتی طریق وہی ہے جو اسلام سکھاتا ہے وہ ہر فریق کے حقوق اور ذمہ داریاں معیّن کر کے حکم دیتا ہے کہ اپنے اپنے دائرہ میں رہ کر اپنے حصہ کار کو ترقی دو۔ لیکن جو حصہ مشترکہ نوعیت رکھتا ہے اس میں دونوں مل کر کام کرو۔

مغربی تقلید میں مصری خواتین تو اس حد تک بڑھیں کہ انہوں نے اصرار کے ساتھ مردوں کے برابر حقوق کا مطالبہ کیا۔ نہ صرف یہی بلکہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اسلامی قوانین میں بھی ترمیم ہونی چاہیئے۔ مثلاً :-

۱۔ یہ کہ کوئی مرد ایک وقت میں ایک سے زیادہ شادی نہ کرے۔

۲۔ شوہر بیوی سے ہر حالت میں نرمی کا برتاؤ کرے۔

۳۔ عورتوں کو مالی معاملات میں آزاد ہونا چاہیئے۔

۴۔ عورتوں کو مردوں کی طرح اس بات پر کلی اختیار ہو کہ جب وہ چاہیں شوہر سے خلاصی پا لیں۔

کاش! یہ مصری خواتین جانتیں کہ اسلام نے عورتوں کے تمام جائز مطالبات کا پہلے ہی تحفظ کر رکھا ہے۔ عورت کو اپنے مالی معاملات میں پورا اختیار ہے۔ قرآن کریم اور احادیث میں عورتوں کے ساتھ نرمی اور احترام کے سلوک کا تاکیدی حکم ہے۔

لیکن! اسلام کا قانون کثرت ازدواج طبّی و تمدّنی مصلحتوں پر مبنی ہے اور خود یورپ بھی اب اسی طرف مائل ہو رہا ہے۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اس نے عورت کو پوری آزادی دی ہے کہ وہ اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی بہتر بنا سکے۔ وہ بحیثیت بیوی کے اور بحیثیت ماں کے خاندان کا سب سے زیادہ قابلِ احترام فرد ہے۔ بہن کی حیثیت سے بھائی کے ساتھ۔ ماں باپ کے ورثہ میں شریک ہے۔ نکاح میں اُس کی رضامندی ضروری ہے۔ مخالف حالات میں وہ خاوند سے علیحدگی حاصل کرنے کی مجاز ہے لیکن! ان سب حقوق اور آزادیوں کے باوجود اسلام نے عورت کا دائرۂ عمل گھر تک محدود رکھا ہے۔ وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ عورت گھر کو خیرباد کہہ کر باہر کی زندگی کو اپنا مقصد بنا لے۔

یورپ نے اسلام کے اس فطرتی اصول کو نہ مانا اور آج جو اس کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

اس کی خانگی زندگی میں انتشار ہے۔ طلاق کی کثرت ہے۔ وہ حقیقی سکون سے محروم ہے۔ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے نالاں۔ ایک دوسرے سے شاکی۔ اور نتیجہ یہ کہ ان کی عائلی زندگی دولت و ثروت سے مطمئن نہ ہو سکی۔ اور جب کبھی ان لوگوں کو ہمارے مسلمان بہن بھائیوں سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ وہ حسرت و ارمان سے بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں کاش! ہم لوگ بھی تمہاری طرح گھریلو زندگی بسر کر رہے ہوتے اور تمہاری طرح سکون و اطمینان کی دولت کے حامل ہوتے۔

یہ ہماری ہی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہوگا اگر ہم ان خواتین کو ان کی داخلی اور گھریلو زندگی کے متعلق یہ سمجھ لیں کہ وہ اپنی اس آزاد روی کی وجہ سے خوش ہیں۔

اُن کی آزادی اور ان کی خودمختاری۔ اور ان کی اپنی کمائی ہوئی گزر اوقات نے ان کو اسی زندگی میں جہنم کی آگ میں ڈال رکھا ہے۔

عورت و مرد کی تخلیق کائنات کی تکمیل ہے اسی سے دنیاوی نظام وجود میں آیا اور یہ دونوں کے باہمی تعاون کے نتیجہ میں ہے۔

اس نے دنیا کو بنایا ہے اور انسان کی فضیلت فرشتوں سے منوائی ہے۔ اگر یہ باہمی تعاون کی روح مفقود ہو جائے تو ہم ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔

اسی تعاون کو ممکن بنانے کے لئے اسلامی شریعت نے مرد اور عورت کے کندھوں پر انفرادی طور پر اور پھر مجموعی طور پر ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حقوق کا نگران بنایا ہے۔

کلامِ الٰہی اس اشتراک اور احساس حقوق کو نہایت لطیف پیرایہ میں بیان کرتا ہے۔ فرمایا هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ یعنی تم دونوں ایک دوسرے کے لئے لباس کی حیثیت رکھتے ہو جو حفاظت کرتا ہے اور عیوب کو ڈھانپتا ہے۔

مغرب کی آزادی اور بے روح تعلیم نے ایک طرف مرد کو خود فراموش کر دیا تو دوسری طرف نام نہاد ترقی یافتہ عورت کو بے راہ رو بنا دیا۔

اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے سب سے پہلے عورت کو آزادی دی۔ اس کے حقوق کی نگہداشت کی۔ اس کو احترام کا مرکز بنایا۔ اسکی اقتصادی اور مالی خودمختاری کو تسلیم کر کے اس کو مرد کے دوش بدوش کھڑا کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی دونوں کے فرائض کی تشریح کر کے فطری تفاوت کی بناء پر حدود قائم کر دیں۔

اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کی تعلیم کو بھی ضروری قرار دیا لیکن تعلیم کے ساتھ تربیت پر خاص زور دیا ہے۔

عورت کی تربیت میں بنیادی چیز شرم وحیا عفت و عزت کا احساس پیدا کرنا ہے۔ اگر خاوند بگڑ جائے تو بیوی گھر کو سنبھال لیتی ہے۔ لیکن اگر بیوی ہی بے راہ رَو ہو جائے تو سارے کا سارا گھر تباہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ خانگی زندگی کی بنیاد عورت ہے اور جب تک بنیاد مستحکم نہ ہو اس پر کوئی پائیدار عمارت نہیں بن سکتی۔ اس لئے اسلام نے عورت کے دائرۂ عمل کی حدود مقرر کر دی ہیں۔

ان حدود کے اندر رہ کر جو اس کی عزت وحفاظت کے لئے اور معاشرت میں اس کے مقام کو بلند کرنے کے لئے مقرر کر دی گئی ہیں۔ مسلمان عورت ہر طرح کی آزادی سے متمتع ہو سکتی ہے۔

اسلامی شریعت نے خاوند کے ذمہ کسب معاش کا فرض عائد کر دیا ہے اور بیوی کو گھر کا نگران مقرر کیا۔

عورت کا سب سے بڑا منصب اپنے گھر کو چلانا۔ خاوند اور بچوں کا خیال رکھنا ہے صالح عورت رحمت ہے۔ اس کے طفیل سارا گھر برکت سے بھر جاتا ہے اور پورے کنبے کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جیسے فرمایا:۔

خیر متاع الدّنیا
المرأۃ الصالحۃ

ایک حدیث میں جو عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور خاوند گھر والوں کا نگران ہے۔ بیوی اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے امیر اپنی امارت کا نگران ہے اور ہر ایک تم میں سے اپنی رعیت کا نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔

صحابیات کا شاندار کردار

اور زرّیں کارنامے

قرونِ اولیٰ کی خواتین بھی ہماری ہی جنس میں سے تھیں مگر ہم سے بہت ارفع واعلےٰ ان کے اعلےٰ قسم کے کارنامے پڑھ کر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور اپنا موازنہ ان سے کر کے ہم عرق انفعال میں ڈوب کر رہ جاتے ہیں۔

ادنیٰ اور معمولی معمولی باتوں پر ہم اختلاف کی بنیاد قائم کر دیتی ہیں۔ قربانیاں تو ایک الگ سوال ہے۔ قرونِ اولیٰ کی صحابیات وہ تھیں کہ وہ بڑے بڑے فتنوں کو اپنی حسن کارکردگی سے جڑ سے اکھاڑ دیا کرتیں اور ایسی قربانیاں کرتیں جن کی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔

دو چار مختصر سی مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

(۱) ایک مسلمان اپنے باغ کی تعمیر کرنا چاہتا تھا مگر اس کی راہ میں اس کے پڑوسی کا ایک درخت آجاتا تھا جس سے دیوار میں کجی آتی تھی۔ اس مسلمان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ میں مدد کی درخواست کی۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے اس پڑوسی کو فرمایا۔ اگر تم وہ درخت اس شخص کو دے دو جس کی دیوار میں نقص پیدا ہونے کا احتمال ہے تو خدا تعالےٰ اس کو اس کے عوض میں جنت اس پر واجب کر دے گا۔ مگر وہ شخص اس پر راضی نہ ہوُا۔

ایک اور نوجوان صحابی حضرت ثابتؓ کو جب حضورؐ کے اس فرمان کا علم ہوُا تو آپ نے فوراً آگے بڑھ کر اس شخص کو اس ایک درخت کی بجائے اپنا پورا باغ پیش کر دیا جس سے مصالحت کی صورت پیدا ہو گئی اور مدد کی درخواست کرنے والے کی دیوار اس کی منشاء کے مطابق بن گئی۔

اس کے بعد حضرت ثابت رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس باغ میں پہنچے اور یہ تمام واقعہ بتا کر بیوی کو کہا کہ اب یہاں سے نکلو کیونکہ میں نے جنت کے صلہ میں اپنا باغ فلاں کو دے دیا ہے۔

آپؓ کی بیوی کا ایثار ملاحظہ ہو کہ انہوں نے اس پر نہایت خوشنودی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ سَودا نہایت نفع مند ہے اور ہمیں اس کے بعد اَور کیا چاہیئے؟ حالانکہ عورت کی حیثیت سے جسے دنیاوی مال ومنال سے زیادہ چاہت ہوتی ہے وہ کیا کچھ نہ کہہ سکتی تھیں؟

(۲) پھر جنگِ اُحد کا ایمان افروز واقعہ ہمارے سامنے ہے۔ اس جنگ میں جب دشمنانِ دین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر پھیلا دی تو اسلامی لشکر میں حضورؐ کی محبت وفدائیت کی وجہ سے انتہائی گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔

ایک انصاری خاتون جس کا باپ، جس کا بھائی اور جس کا خاوند تینوں کے تینوں اس جنگ میں شہادت کا جام پی چکے تھے۔ وہ گھبراہٹ اور دیوانگی کے عالم میں تمام لشکر میں بھاگی پھر رہی تھیں کہ کوئی انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خیریت کی خبر بتا دے اور اس منحوس خبر کو غلط قرار دے دے۔ اسی دوران اس انصاری خاتون کو ایک شخص اُحد کے میدان سے آتے ہوئے دکھائی دئے تو اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خیریت کی خبر پوچھی۔ انہوں نے جواباً کہا کہ اے خاتون تمہارا باپ شہید ہو گیا۔ اس کے بعد اس خاتون نے پھر وہی سوال کیا جس کے جواب میں ان کو پھر یہ بتایا گیا کہ اے عورت تمہارا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے۔ لیکن انصاری خاتون نے گھبرا کر پھر تیسری دفعہ سوال کیا۔ اس پر ان کو یہ جواب ملا کہ اے خاتون تمہارا خاوند بھی اس جنگ میں شہید ہو گیا۔ لیکن ان جوابات سے قطعاً بے پرواہ ہو کر اس خاتون نے چوتھی مرتبہ تڑپتے ہوئے پھر آنحضرتؐ کی خیریت پوچھی اس پر اُسے جواب ملا کہ ہاں بفضلہ تعالےٰ نبیٔ اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بالکل بخیریت ہیں اور یہ افواہ دشمنانِ اسلام کی پھیلائی ہوئی ہے۔ اس پر اس خاتون کے مُنہ سے بیساختہ الحمد للہ نکلا۔ اور کہا کہ اگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم زندہ وسلامت ہیں تو پھر اس کے لئے تمام مصائب ہیچ ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہؓ کا اس قسم کا اخلاص اور فدائیت دیکھ کر ایک عیسائی مؤرخ یہ کہے بغیر نہ رہ سکا:۔

"عیسائیو! یہ بات کبھی نہ بھولو
کہ محمد کے مسائل نے وہ درجہ
دین کا آپ کے پیروکاروں
میں پیدا کر دیا تھا جس کو حضرتؑ
مسیح کے حواریوں میں تلاش
کرنا بے سُود ہے کیونکہ جب
مسیح کو یہود صلیب پر لٹکانے
لگے تو ان کے پیرو بھاگ گئے
اور ان کا نشۂ دینی جاتا رہا
اور وہ لوگ اپنے مقتدا کو
موت کے پنجہ میں گرفتار
چھوڑ کر چل دئے۔ اور برعکس
اس کے محمد مصطفےٰ صلعم کے
پیروکار اپنے مظلوم پیغمبر کے
گرد آئے اور اپنی جانیں خطرہ
میں ڈال کر کُل دشمن پر آپ کو
غالب کر دیا۔"

(۳) ایک مرتبہ کوئی مہمان دربارِ نبوی میں آیا اور اس وقت کے لحاظ سے ایک آدمی کی مہمان نوازی بھی بڑی مشکل تھی۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو اس کی تحریک فرمائی اس پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس مہمان کو اپنے گھر لے گئے اور اس وقت ان کے گھر کا حال یہ تھا کہ جو کھانا اس وقت موجود تھا وہ ان کے بچوں کے لئے بھی پوری طرح پیٹ بھرنے کے لئے کافی نہ تھا۔ آپ نے بیوی کو کہا کہ زیادہ فکر تو بچوں کا ہے ان کو بہلا کر سلا دیا جائے۔ یہ مرحلہ تو طے ہو جائے گا۔ ایک دوسری مشکل اَور ہے اور وہ یہ کہ وقت کے دستور کے مطابق میزبان کا مہمان کے ساتھ کھانا کھانا بھی ضروری ہے اور مہمان یقیناً اس پر اصرار کرے گا۔ بیوی نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اس مشکل کو اس طرح حل کر دیا کہ کھانا مہمان کے سامنے رکھتے ہوئے چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے اُسے گُل کر دیا اور اندھیرے میں اپنے مہمان کے ساتھ یونہی کھانا کھانے کا اظہار خالی مچاکے مارنے سے کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس طریق پر مہمان نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھا لیا۔

اللہ تعالےٰ کو ان کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ وحی کے ذریعہ نبیٔ اکرم کو یہ سب واقعہ روشن کر دیا۔ حضور صلعم نے حضرت طلحہؓ کو بلایا اور استفسار فرمایا۔ حضرت طلحہؓ نے جو کچھ امر واقع تھا سب بتایا۔

آپؐ نے فرمایا جو کچھ تم نے کیا اس پر عرش پر خدا تعالےٰ ہنسا اور اس لئے میں بھی ہنستا ہوں۔

دیکھئے! کہ یہ مہمان نوازی کس قدر مشکل اور قربانی طلب تھی۔ خاص طور پر اُس ماں کے لئے جس نے اپنے جگر گوشوں کو بھوکا سلا دیا اس لئے کہ مہمان بھوکا نہ رہے۔ اور وہ سیر ہو کر کھالے۔

(۴) قرونِ اولےٰ کی مسلم خواتین کو عبادت اور قربِ الٰہی کا بے حد شوق تھا۔ وہ اس میدان میں مردوں سے پیچھے رہنا کسی طور پر پسند نہ کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت اسماءؓ بنت یزید جب چند عورتوں کے ہمراہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئیں تو انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ:۔

"ہم بھی حضورؐ کے دستِ حق پرست
پہ ایمان لائی ہیں۔ مرد نماز باجماعت
نماز جمعہ۔ نماز جنازہ پڑھتے ہیں
عبادت کرتے ہیں اور پھر اس
بڑھ کر یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ
کرتے ہیں مگر ہم پردہ نشین
ان میں حصہ نہیں لے سکتیں۔
گھروں میں رہ کر اولاد کی
پرورش کرتی اور مردوں کے
مال واسباب کی حفاظت کرتی
ہیں۔ تو کیا ہم بھی ثواب کی مستحق
ہو سکتی ہیں؟"

آپؐ نے حضرت اسماءؓ سے فرمایا کہ اگر عورتیں فرائضِ زوجیت ادا کرتی ہیں۔ شوہر کی اطاعت کرتی ہیں تو جس قدر ثواب مرد کو ملتا ہے اُسی قدر عورت کو بھی یقیناً ملتا ہے۔

(۵) اس زمانہ میں شوقِ تبلیغ صرف مردوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ عورتیں بھی اس فرض کو پوری طرح ادا کرتی تھیں۔

اُمّ شریکؓ ایک صحابیہ تھیں جو مخفی طور پر قریش کی عورتوں کو تبلیغ کیا کرتی تھیں حالانکہ وہ زمانہ ایسا تھا کہ اسلام کا نام لینا بھی انتہائی خطرناک تھا۔ قریش کو جب ان کی تبلیغی مساعی کا علم ہوُا تو ان کو مکہ سے نکال دیا۔

(۶) آنحضرتؐ کی تعلیم اور قوتِ قدسی سے نہ صرف یہ کہ صحابہ کرامؓ کو ہی علم کے حصول کا شوق تھا بلکہ عورتیں بھی اس میدان میں بلند مقام رکھتی تھیں۔ چنانچہ حضرت ربیعہؓ باوجود عورت ہونے کے ایسی عالمہ تھیں کہ جید عالم حضرت ابنِ عباسؓ اور حضرت امام زین العابدینؓ اکثر ان سے مسائلِ اسلامی دریافت کرتے۔ (باقی)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

نمائش میں لٹریچر کا سٹال۔ سات لیکچر۔ لائبریریوں میں اسلامی لٹریچر رکھنے کا اہتمام۔ ملاقاتیں

احمدیہ مسلم مشن نیانزا پراونس کینیا کی رپورٹ

(مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ اسلام)

نیانزا کینیا کے مختلف صوبوں میں سے ایک اہم صوبہ ہے اس صوبہ میں زیادہ تعداد جالو قبیلہ کے لوگوں کی ہے۔ کینیا کی مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر Odinga اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس صوبے کا صدر مقام کسموں ہے۔ جو کہ جھیل وکٹوریہ کے کنارے واقع ہے اور جھیل کی بندرگاہ ہے۔

کسموں شہر میں جماعت کی اپنی مسجد ہے جس کا نام مسجد محمود ہے۔ اس کے ساتھ ہی مبلغ کی رہائش کے لئے مشن ہاؤس بھی بنا ہوا ہے۔ یہ مسجد ۱۹۵۱ء میں تعمیر ہوئی تھی اور بلڈنگ کنٹریکٹر مکرم محمد اکرم صاحب غوری احمدی نے اپنے خرچ پر بنوائی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مقامات کا دورہ کر کے تعلیمی ادارہ جات میں لیکچر دیکر اور دفاتر، دکانات اور گھروں میں انفرادی ملاقات کر کے زبانی و بذریعہ تقسیم پمفلٹ و مفت لٹریچر پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ دو ہزار میل کے سفر کے دوران ۲۰ مقامات کا دورہ کیا۔

جولائی ۶۶ء میں کسموں شہر میں ایک نمائش لگی۔ اس میں اپنے لٹریچر کی نمائش کے لئے ایک سٹال لگایا گیا۔ اس میں تمام کتب پمفلٹ اور رسالہ جات رکھے گئے اور سٹال کو مختلف مشنوں کی تصاویر سے آراستہ کیا گیا۔ ہزاروں لوگوں نے سٹال پر آکر ہمارا لٹریچر دیکھا۔ جن میں یورپین۔ افریقن اور ایشین لوگ شامل تھے۔ سواحیلی۔ انگریزی اور دھولو و ماراگولی کے پمفلٹ آنے والوں کو دئے گئے۔ زبانی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سٹال کافی کامیاب اور مفید رہا۔ دو دنوں میں بہت سے لوگوں تک approach ہو سکی۔ اس شو کا افتتاح کینیا کے صدر مسٹر جومو کنیاٹا نے کیا تھا۔ سٹال پر ایگریکلچرل سوسائٹی کے پریذیڈنٹ مع بیگم تشریف لائے۔ انہوں نے مختلف کتب دیکھیں ان کو اور ان کی بیگم کو بعض کتب تحفۃً دی گئیں۔

کسموں کی جماعت نے اس سلسلہ میں پورا تعاون کیا۔ اور اخراجات بھی سب کے سب برداشت کئے۔ نمائش کے دوران کچھ کتب فروخت بھی ہوئیں۔ بہت سے لوگ بعد میں مشن ہاؤس میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔

مختلف دیہات اور قصبات میں دورہ کے دوران لوگوں سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ ان ملاقاتوں میں زبانی گفتگو بھی ہوتی ہے۔ اپنا طبع شدہ لٹریچر سواحیلی و انگریزی فروخت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں تقریباً ایک ہزار شلنگ کا مختلف قسم کا لٹریچر فروخت ہوا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ۷ تبلیغی لیکچر دئے گئے۔ ان میں سے تین سکولوں میں دئے گئے۔ ایک ٹیچر ٹریننگ کالج کے طلباء کو دیا۔ جس کی صدارت کالج کے پرنسپل نے خود کی۔ ہر جگہ تقریر کے بعد سامعین کی طرف سے سوالات پوچھے جاتے جن کے مناسب جوابات دئے گئے

تعلیمی اداروں کے سربراہوں سے مل کر انہیں لائبریری کے لئے اسلام کے متعلق کتب خریدنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ایک ٹیچر ٹریننگ کالج کے پرنسپل نے انگریزی قرآن کے علاوہ تقریباً ۱۵۰ شلنگ کی کتب لائبریری کے لئے خریدیں۔ خود اپنی ذاتی لائبریری کے لئے انگریزی اور سواحیلی قرآن کی ایک ایک کاپی خرید کی۔ اسی کالج کے اکونٹنٹ نے بھی اپنے لئے انگریزی ترجمے والا قرآن خریدا۔ ریڈ منسٹر ہیوٹ ٹریننگ سنٹر کے پرنسپل نے لائبریری کے لئے انگریزی قرآن مجید لیا۔ کتاب احمدیت یا حقیقی اسلام (انگریزی) تحفۃً لائبریری کے لئے فروخت کی گئیں۔

دفاتر میں کلرکوں سے لے کر افسران بالا تک ملکر اسلام کا تعارف کرایا گیا۔ اور لٹریچر دکھایا گیا۔ تقریباً سب کے سب قرآن کریم کا انگریزی و سواحیلی ترجمہ دیکھکر حیران بھی ہوتے ہیں۔ اور خوش بھی۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم نے آج تک قرآن ہی نہیں دیکھا تھا۔ سنا ہوا ہے۔ کہ قرآن عربی میں ہے۔ لیکن عربی نہ جاننے کی وجہ سے کبھی خیال بھی نہ ہوا تھا۔ کہ دیکھیں۔ تم آپ لوگوں نے ترجمہ کر کے ہمارے لئے قرآن پڑھنے کا رستہ کھول دیا ہے

مشن ہاؤس میں بھی لوگ ملاقات کے لئے آتے رہے جن کو مناسب رنگ میں تبلیغ کی گئی۔ لٹریچر دیا گیا اور فروخت کیا گیا ان میں قابل ذکر دو یورپین پادری ہیں۔ جو کہ سکولوں میں بائیبل اور مذہب کی تعلیم دیتے ہیں ان کے ساتھ کافی دیر تک زبانی گفتگو ہوتی۔ لٹریچر بھی دیا۔

اس عرصہ میں تین پارٹیوں میں دعوت ملنے پر شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ ان میں سے ایک آغا خان کے اعزاز میں تھی۔ ایک پرائیویٹ ہسپتال کی افتتاحی تقریب تھی۔ اور ایک سکول send off function تھا ایسی پارٹیوں میں مختلف لوگوں سے ملنے کا موقعہ ملتا ہے اور اپنا اور جماعت کا تعارف کرایا جاتا ہے۔ چنانچہ ان پارٹیوں میں علاوہ مقامی لوگوں کے وزیر صحت سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو کہ ڈسپنسری کے افتتاح کے لئے آئے ہوئے تھے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک عارضی وقف پر لبیک کہتے ہوئے نیروبی کے ایک دوست بشیر احمد صاحب اجات وقف کر کے کسموں میں تشریف لائے یہ اس علاقہ میں کچھ دیر اپنے کاروبار کے سلسلہ میں رہ چکے ہیں۔ اور ان کی کافی واقفیت ہے تبلیغ کا بھی شوق ہے۔ چنانچہ ان کے ہمراہ کئی ایک مقامات پر تبلیغ کیلئے جانے کا موقعہ ملا اور انہوں نے کئی لوگوں سے تعارف کرایا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس کے علاوہ ہفتہ وار درس کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا ہے اس مقصد کے لئے اتوار کا دن مقرر ہے۔ نماز مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے قرآن، حدیث اور سیرت النبی کا درس دیا جاتا ہے۔ درس میں تمام احباب مرد وزن و بچے شامل ہوتے ہیں۔

عورتوں کے اجلاس بھی باقاعدہ ہوتے رہے۔ انہوں نے اپنے اجلاس کے لئے ہفتہ کا دن رکھا ہوا ہے اور اجلاس پندرہ روزہ ہوتا ہے۔ بہنوں نے نہ صرف ماہوار چندہ دینے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ بلکہ مسجد ڈنمارک کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دیا چنانچہ کل ڈیڑھ ہزار کے وعدہ میں سے ایک ہزار ادا کر چکی ہیں۔

تنزانیہ کے شہر ملنگا میں مسجد احسان حال ہی میں پایۂ تکمیل تک پہنچی ہے۔ اس مسجد کے لئے یہاں کے دوستوں نے نہ صرف خود چندہ دیا۔ بلکہ غیر از جماعت دوستوں سے بھی عطایا جات لیکر دئے۔ اسی طرح ہماری بہنوں نے خود بھی حصہ لیا اور غیر از جماعت عورتوں سے بھی وصول کر کے دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

رمضان کے دوران ہفتہ وار درس کا سلسلہ بند کر دیا گیا اور اس کی بجائے روزانہ ایک بار قرآن کریم کا درس شروع کیا گیا۔ چنانچہ روزانہ ظہر سے عصر تک یہ درس دیا جاتا رہا۔ ۲۹ ویں روزہ کو قرآن کریم کا درس مکمل ہوا جس کے اختتام پر اجتماعی دعا کرائی گئی۔ علاوہ ازیں نماز تراویح بھی پڑھائی جاتی رہی اور بعد میں حدیث کا مختصر سا درس دیا جاتا رہا۔ اسی طرح صبح کی نماز کے بعد بھی حدیث کا درس دیا گیا۔

بچوں اور نوجوانوں کو قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھانے کا بھی اہتمام ہے۔ اس مقصد کے لئے بھی میں وقت نکالتا ہوں۔ آخر میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اسلام کو سربلندی اور غلبہ عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم شمیم احمد کا نکاح محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان ضلع گورداسپور کی صاحبزادی عزیزہ آصفہ طیبہ ملک کے ساتھ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۹ جنوری ۱۹۶۷ء کو مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور اسے اپنے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار رشید احمد اظہر
$\frac{72}{115}$ سید پوری گیٹ راولپنڈی

قیادت تربیت انصار اللہ کا پروگرام برائے سال ۱۹۶۷ء

۱۔ تربیت اولاد کی اہمیت کی طرف پوری توجہ دی جائے اور مجالس اس بات کا جائزہ لیتی رہیں۔

۲۔ حسب فیصلہ شوریٰ انصار اللہ ۱۹۶۶ء زعماء صاحبان کو انصار اللہ کے نماز باجماعت کے سلسلہ میں تلقین کا پوری طرح ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ اس خدمت کو پوری طرح سرانجام دیں

۳۔ اصلاح معاشرہ کے لئے تمام مجالس مرکز کے پروگرام کے مطابق ہفتہ منائیں۔ حسب ذیل مضامین پر خاص توجہ دی جائے۔

(ا) مجالس انصار اللہ کے قیام کی غرض (ب) قرآن مجید سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق (ج) لین دین بالخصوص تجارتی دیانتداری کو قائم کرنے کی تلقین۔

(د) جماعت کی رشتہ ناطہ کی مشکلات کا حل (ہ) خلافت حقہ احمدیہ کا مقام اور اس سے وابستگی کا مفہوم (و) خادموں اور ملازموں سے سلوک کے بارہ میں اسلامی تعلیم

۴۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ بالخصوص "الوصیت" کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک "وقف عارضی" کی پرزور تحریک کی جائے

امید ہے کہ زعماء انصار اللہ اور اراکین اس پروگرام پر دوران سال پوری طرح توجہ دیں گے۔ اور ان جملہ امور پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش فرمائیں گے

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کیلئے

دستور اساسی خدام الاحمدیہ کے قاعدہ ۱۵۸ کے مطابق ضروری ہے کہ کوئی مجلس یا خادم علاوہ لازمی چندوں کے مرکز کی اجازت کے بغیر کوئی اور چندہ وصول نہ کرے۔ تمام قائدین حضرات کو چاہیئے کہ اسکی پوری پوری پابندی کی جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹر کوائف تجنید خدام الاحمدیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ

اپنے ہاں رجسٹر کوائف تجنید خدام الاحمدیہ بنائیں اور اس کے لئے تفصیلی ہدایات لائحہ عمل میں ملاحظہ فرمائیں

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

ریفرشمنٹ روم (مغربی طرز کی) ٹھیکے برائے جہلم ریلوے سٹیشن ۲۵ راپریل ۱۹۶۷ء کے دس بجے دن کو ریلوے برٹ انسٹی ٹیوٹ ہال۔ نعیسٹر روڈ لاہور میں بذریعہ نیلام عام دیئے جائیں گے۔

۲۔ نیلام کے ضوابط بمعہ فارم ایگریمنٹ جو کامیاب بولی دہندہ کو پُر کرنا ہوگا اور جس میں ٹھیکے کے قواعد و ضوابط شامل ہیں بادائیگی قیمت دس روپے فی کاپی زیادہ سے زیادہ ۶۷-۴-۱۵ تک دفتر چیف کمرشل مینیجر پی۔ ڈبلیو ریلوے لاہور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں

۳۔ نیلام میں حصہ لینے کی خواہشمند فرمیں / افراد یہ امر ذہن نشین کر لیں کہ انہیں ریلوے انتظامیہ کے پاس ایک صدروپیہ بطور زرضمانت اور اپنی مالی حالت چال چلن اور ڈومیسائل کے متعلق دستاویزی ثبوت مندرجہ شرائط کے نیلام کے مطابق ۲۲ راپریل ۱۹۶۷ء کے دس بجے دن تک پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں جمع کرائیں۔

(چیف کمرشل مینیجر)

INF(L) 873

دعائیہ فہرست جماعت احمدیہ لائلپور شہر

(مرسلہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب چیمہ سیکرٹری مال حلقہ جناح کالونی لائلپور شہر)

نام	پیسے	روپے
مکرم ظفر اللہ خان صاحب چیمہ ماڈل ٹاؤن (بی) معہ اہلیہ محترمہ	..	۱۱۱
″ شیخ عبد المجید صاحب ماڈل ٹاؤن (بی) معہ والدین	..	۴۷
مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبد المجید صاحب ماڈل ٹاؤن	۵۰	۱۲
مکرم شیخ فضل احمد صاحب معہ اہلیہ محترمہ ماڈل ٹاؤن (بی)	..	۵۱
″ ″ حاجی عبد اللطیف صاحب جناح کالونی معہ اہلیہ محترمہ	..	۱۶۸
″ ″ محمد عبد اللہ صاحب معہ اہل و عیال و بزرگان سلف جناح کالونی	..	۷۰
محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ شریف اللہ صاحب جناح کالونی / ″ شیخ سمیع اللہ صاحب ″	..	۲۰ / ۳۵
محترم قریشی عبد العزیز صاحب ″	..	۱۱۰
″ قریشی محمد شریف صاحب (گورو نانک پورہ)	..	۲۳
″ قریشی عبد المجید صاحب ″	..	۱۴
″ ملک عبد القادر صاحب (جناح کالونی)	۵۰	۱۲
″ ملک عبد الرشید ″ ″	۵۰	۱۰
″ شیخ رفیق احمد صاحب معہ اہلیہ محترمہ و بزرگان سلف جناح کالونی	..	۳۶
″ ڈاکٹر مرزا احسن بیگ صاحب گورو نانک پورہ و والدہ محترمہ معہ بزرگان سلف	..	۶۳
″ طاہرہ لطیف بنت شیخ عبد اللطیف	..	۶
″ شیخ عبد العزیز صاحب (دھوبی گھاٹ)	..	۱۲
″ شیخ رفیق احمد صاحب معہ لواحقین لائل پور شہر	..	۳۶
″ سید مسعود احمد صاحب بخاری ″ ″	..	۳۸
″ قریشی عبد المجید صاحب ″ ″	..	۱۴
″ اہلیہ محمد نواز صاحب ″ ″	۵۰	۱۱
″ عبد الرحمان صاحب بٹ ″ ″	..	۱۱
″ عبد الرحیم صاحب بٹ ″ ″	..	۱۱
″ مستری عبد السلام صاحب ″ ″	۵۰	۱۱
″ محمد رمضان صاحب بٹ	..	۱۱
″ صوفی عبد العزیز صاحب ″ ″	..	۳۰
″ فضل کریم صاحب ″ ″	۲۵	۱۱
″ غلام احمد صاحب ستہ محمد رمضان صاحب ″ ″	..	۱۰
″ سید عالم شاہ صاحب ″ ″	۲۵	۱۰
″ غلام محمد صاحب جلد ساز ″ ″	۵۰	۱۲
″ محمد منشی صاحب حاجی ″ ″	..	۱۰
محترمہ اہلیہ جان نذیر احمد صاحب ″ ″	۲۵	۱۰
محترمہ مبارکہ شوکت صاحبہ ″ ″	..	۲۳۰
محترم شیخ حبیب احمد صاحب ″ ″	..	۱۰
″ چوہدری لطیف احمد صاحب	..	۱۰
″ ″ محمد یعقوب صاحب معہ لواحقین ″ ″	۵۰	۳۱
″ نذیر احمد صاحب اختر صاحب ″ ″	..	۱۰
″ چوہدری عطا محمد اللہ صاحب ″ ″	..	۱۰
″ شیخ نذیر احمد صاحب و وسیم احمد صاحب ″ ″	۵۲؟	۲۲
″ اختر احمد خاں صاحب	..	۹۲

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور دیگر کلاسز میں داخلہ ۱۰ راپریل ۶۷ء سے شروع ہو کر ۲۰ راپریل تک جاری رہے گا۔ سکول ھذا میں اپنے بچوں کو تعلیم دلانے والے احباب ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ نیز دیگر کوائف دفتر سکول ہذا سے معلوم کئے جا سکتے ہیں

(ہیڈ مسٹریس)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر وصیت کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۷۰

میں ڈاکٹر محمودہ مبشر بیوہ فلائٹ لفٹننٹ محمد سلیمان مبشر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلامیہ پارک لاہور ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اگست حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے:-

۱۔ چوڑیاں طلائی ۱۲ عدد وزن ۱۲ تولہ

۲۔ کڑے طلائی ۴ عدد وزن ۶ ۱/۲ تولے

۳۔ انگوٹھیاں طلائی ۸ عدد وزن ۳ تولے

۴۔ ہار طلائی ۴ عدد وزن ۱۷ تولے

۵۔ کانٹے طلائی ۲ عدد وزن ۱ ۱/۲ تولے

کل وزن ۴۰ تولے اندازاً ۴۸۰۰ روپے

میرا حق مہر دس ہزار روپے تھا جو بذمہ خاوند واجب الادا تھا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں مندرجہ بالا جائداد (زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبدہ۔ محمودہ مبشر بقلم خود

گواہ شد۔ محمد عبد اللطیف

گواہ شد۔ محمد مطیع اللہ اسلامیہ پارک لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۶۷۱

آصفہ نثار بنت چوہدری نثار احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک جوڑی کانٹے طلائی قیمت اندازاً ۱۰۰/- روپے اور جمع شدہ رقم ۵۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد اور ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد میں اگر جو بھی جائداد پیدا کروں اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ (شرط اول ۵۰-۳)

الامۃ۔ آصفہ نثار ۴۷-ج اسٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

گواہ شد۔ نثار احمد والد موصیہ ۴۷-ج اسٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

گواہ شد۔ سعادت احمد برادر موصیہ۔ ۴۷-ج اسٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۸۶۷۲

ارشاد علی خان ولد حیات محمد خان قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن رکھ نہالی سنگھ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم - (شرط اول ۵/- روپے)

العبد۔ ارشاد علی خان بقلم خود مکان نمبر ۱۲ گلی نمبر ۲ لے ۴۔ سعدی سٹریٹ برکستان کالونی دھرم پورہ لاہور۔

گواہ شد: خواجہ محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ لاہور ۱۸/۳ محمد نگر اقبال روڈ۔

گواہ شد۔ محمد شفیع صدر حلقہ دھرم پورہ مکان نمبر ۱۸ - گلی نمبر ۱۸ لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۶۷۳

میں عبد الحمید ولد محمد الدین قوم راجپوت پیشہ ٹھیکیداری عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن قصور ڈاک خانہ قصور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/ اکتوبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا متروکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۱۔ ایک مکان ۱۰۷ حافظہ گلستان کالونی دھرم پورہ لاہور۔ یہ زمین پٹہ پر ہے عمارت پر -/۵۰۰۴ روپے خرچ آیا تھا۔

۲۔ ایک مکان پلاٹ نمبر ۹۰ نزد جنرل بس سٹینڈ قصور ضلع لاہور۔ زمین پٹہ پر ہے۔ عمارت پر -/۵۰۰۰ روپے خرچ آیا ہے۔

(نوٹ، ہر دو کا رقبہ ۵.۵ مرلے ہے)

لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت قریباً -/۲۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۵/۲/۳)

العبد: محمد عثمان بقلم خود صدر جماعت احمدیہ قصور معرفت اسلم جنرل سٹور قصور

گواہ شد:- عبد الحمید بقلم خود

گواہ شد:- ایم اسلم بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قصور

مسل نمبر ۱۸۶۷۴

میں ہاجرہ بیگم زوجہ ٹھیکیدار عبد الحمید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چیمبر بازار قصور ڈاک خانہ قصور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزنی ۳-۸- تولے ماشے

انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزنی ۵ ماشے ۶ رتی

کان پھول طلائی ایک جوڑی وزنی ۱۰ ماشے

گھر ایک جوڑ کڑا ایک تولہ ۴ ماشے ۴ رتی

کل وزن ۶ تولے ۴ ماشے - ۲ رتی -

قیمت اندازاً بحساب -/۱۰۰ فی تولہ ۶۳۳ روپے

اس کے علاوہ میرے پاس ایک مشین سلائی کی ہے جس کی موجودہ قیمت یک صد روپیہ ہے تھا۔ میرا مہر یک صد روپیہ تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میری مذکورہ بالا جائداد یعنی زیور ۶۳۳ اور مشین سلائی -/۱۰۰ کل قیمت -/۷۳۳ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد میری ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

شرط اول (۵۰-۳)

الامۃ:- نشان انگوٹھا ہاجرہ بیگم موصیہ

گواہ شد:- عبد الحمید خاوند موصیہ

گواہ شد:- والد موصیہ رحمت اللہ بالقلم خود

مسل نمبر ۱۸۶۷۵

میں زبیدہ بیگم زوجہ فضل کریم پیشہ خانہ داری قوم کھوکھر عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن حبیب کالونی ڈاک خانہ رحیم یار خان ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۳۲ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیورات کوئی نہیں مجھے میرے خاوند پانچ روپیہ ماہوار ذاتی ضرورت کے لئے دیتے ہیں۔ میں اپنے حق مہر کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کر دوں گی اور پانچ روپے ماہوار کا بھی ۱/۱۰ حصہ باقاعدگی سے ہر ماہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو اسے حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ نیز میری وفات کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ۲۰/۹/۶۶ سے شروع سمجھی جائے۔

(شرط اول ایک روپیہ)

الامۃ:- نشان انگوٹھا۔ زبیدہ بیگم ۲۰/۹/۶۶

گواہ شد:- محمد اشرف ناصر شاہد۔ امیر جماعت احمدیہ ضلع رحیم یار خان۔

گواہ شد۔ فضل کریم خاوند موصیہ - ۲۰/۹/۶۶

بعث بعد الموت پر ایمان اعمال کی اصلاح کا ایک اہم ذریعہ ہے

اگر آئندہ زندگی پر ایمان نہ رہے تو نیکی اور تقویٰ میں ترقی عبث قرار پاتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی تفسیر میں بعث بعد الموت پر ایمان کی ضرورت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ

میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ منکرین انبیاء کے انکار کی دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ بعث بعد الموت کے منکر ہوتے ہیں اور اس وجہ سے ان کے اندر اپنے اعمال کے اچھا یا برا ہونے کے متعلق کبھی کوئی صحیح احساس پیدا نہیں ہوتا۔ وہ جس ڈگر پر چل رہے ہوتے ہیں اس پر آنکھیں بند کر کے چلتے چلے جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہمارا کام اتنا ہی ہے کہ ہم کھائیں پئیں اور اس چند روزہ زندگی کو عیش و آرام میں گزار دیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے انبیاء ان کے پاس خدا تعالیٰ کا پیغام لے کر آتے ہیں تو وہ چونکہ ان کے عقائد اور اعمال میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کرنا چاہتے ہیں اس لئے ان کو ایک وجہ کا لگتا ہے اور وہ یہ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ تم ہمیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے کیا ڈراتے ہو ہمارا تو یہ عقیدہ ہی نہیں کہ ہم مر کر پھر زندہ ہوں گے۔ اس لئے ہمیں کسی کی جواب دہی کا کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ ہم جو بھی عمل کریں گے اپنی اس چند روزہ حیات کے لئے کریں گے۔ ہم اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے کی خوب اہلیت رکھتے ہیں۔ اس لئے تم ہمیں آخرت کے عذاب سے مت ڈراؤ۔

حقیقت یہ ہے کہ بعث بعد الموت پر ایمان ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور اس کے اعمال کی اصلاح کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اگر آئندہ زندگی پر ایمان نہ رہے تو نہ صرف تمام کارخانہ عالم کو ایک عبث اور لغو چیز تسلیم کرنا پڑتا ہے بلکہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی بھی ایک بے کار عمل قرار پاتا ہے۔ مگر یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند اور ستاروں اور سیاروں اور آسمان اور زمین کے درمیان کی ہزارہا چیزیں پیدا کر کے اور ان میں اپنی قدرت کے ہزارہا راز ودیعت کر کے ایک ایسے انسان کو پیدا کیا جس نے چند سالہ زندگی بسر کر کے ہمیشہ کے لئے فنا ہو جانا ہے اور اس کی زندگی کا کوئی اہم مقصد نہیں۔ ایک ایسا خیال ہے جسے کوئی عقل تسلیم نہیں کر سکتی۔ انسان کے لئے اس قدر وسیع کائنات کا پیدا کرنا اور اس پر عقل کے ذریعہ انسان کو حکومت بخشنا بتاتا ہے کہ اس کے لئے اس محدود زندگی کے علاوہ کوئی اور مقصد بھی مقرر کیا گیا ہے۔ اور اسلام کہتا ہے کہ وہ مقصد یہی ہے کہ اسے ایک دائمی حیات کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور دائمی روحانی ترقیات کا رستہ اس کے لئے کھولا گیا ہے پس موت کے صرف اتنے معنے ہیں کہ انسانی روح جسم سے جدا ہو گئی ورنہ روح پر کوئی فنا نہیں۔ اور وہ ہمیشہ زندہ رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے غیر متناہی مراتب حاصل کرتی رہتی ہے"

(تفسیر کبیر)

اطفالِ ربوہ کا پندرہ روزہ تربیتی پروگرام

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ ۳؍اپریل سے ۱۷؍اپریل تک پندرہ دنوں کی تعطیلات میں ربوہ کے اطفال کی بہتری و بہبودی کے لئے ایک خاص پروگرام بنا کر ربوہ کے اطفال کو علمی و عملی ٹریننگ دینا چاہتی ہے۔ یہ تربیتی پروگرام ہر گھر میں پہنچایا جا رہا ہے والدین سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں اور اس بات کی خاص نگرانی کریں کہ سب بچے اس پروگرام پر عمل کریں۔

(ناظم اطفال ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۳؍اپریل۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ تعلیمی اداروں میں دینی اور دنیاوی تعلیم دونوں کو ایک دوسرے میں سمو دینا چاہئے۔ تاکہ متوازن ذہن تیار کئے جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر صرف دنیاوی تعلیم پر زور دیا گیا تو ہمارے نوجوان مذہب سے بے بہرہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مذہب ہمیں نظم و ضبط کی ہدایت کرتا ہے لیکن افسوس کہ ہمارے طلباء اس سے محروم ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ عاقبت نا اندیش سیاستدان انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ صورت حال سنگین ہے اور اس سلسلے میں حکومت کو کوئی سخت قدم اٹھانا ہی پڑے گا۔ وہ کل ڈھاکہ میں تعلیمی ماہرین اور طلباء کے سرپرستوں سے خطاب کر رہے تھے۔

ہنوئی ۳؍اپریل۔ شمالی ویت نام نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ شمالی ویت نام پر بڑا حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ خیال ہے کہ وہ ویت نام کی بے گناہ آبادی پر ایٹم بم استعمال کرے گا۔ کل ہنوئی ریڈیو نے ایک بیان نشر کیا جس میں کہا گیا ہے کہ مصالحت کی جو کوشش امریکہ کر رہا ہے وہ منافقت سے زیادہ نہیں اور ان کا مقصد ان جنگی تیاریوں پر پردہ ڈالنا ہے جو وہ ویت نامی عوام کے خلاف کر رہا ہے۔

کراچی ۳؍اپریل۔ آنجہانی مہاتما گاندھی کے سیکرٹری مسٹر سدھیر گھوش نے انکشاف کیا ہے کہ گزشتہ سال اور جون کو بھارت میں امریکی سفیر چیسٹر بولز نے امریکہ کے ایک طیارہ بردار جنگی جہاز کو حکم دیا تھا کہ وہ بحر ہند سے خلیج بنگال میں جو مشرقی پاکستان سے ملحق ہے پہنچ جائے یہ اقدام بھارت کے فضائی تحفظ کے لئے کیا گیا تھا۔ اس سے قبل ۱۹۶۲ء میں چین اور بھارت کی سرحدی جھڑپوں کے وقت بھی امریکی سفیر نے اسی نوعیت کا حکم جاری کیا تھا۔ مسٹر گھوش نے مزید بتایا ہے کہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۳ء کو صدر کینیڈی نے مجھ سے باتیں کرتے ہوئے پنڈت نہرو کی غیر جانبداری کی پالیسی کا حقارت سے مضحکہ اڑایا تھا۔

منیلا ۳ مارچ۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر آدم ملک نے کہا ہے کہ انڈونیشیا کی غیر قانونی کمیونسٹ پارٹی دوبارہ برسر اقتدار آنے کی کوشش کر رہی ہے۔

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۰؍۳؍۶۷ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں برادرم رفیق احمد صاحب ولد مکرم میر عزیز دین صاحب کالراں کلاں ضلع گجرات کا نکاح مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ ایم اے بنت مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب دار النصر ربوہ سے سات ہزار روپیہ مہر پر پڑھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔

برادرم رفیق احمد صاحب اپنے کام کے سلسلہ میں لندن میں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ نکاح میں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ انگلستان میں رہنے والے احمدی نوجوانوں سے لوگ امید رکھتے ہیں کہ وہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اس ماحول میں دوسروں کے لئے نمونہ بنیں گے اس لئے انہیں ہر رنگ میں اس امید کو پورا اترنا چاہیئے

(خاکسار ابو المنیر نور الحق۔ مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین)

وفات

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد اعظم مرحوم کی بچی عزیزہ "عالیہ" بعمر سات ماہ مورخہ ۲؍اپریل ۱۹۶۷ء صبح اچانک بیماری کا حملہ ہونے سے وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے قبل بھائی جان کے چھ بچے وفات پا چکے ہیں ایک لڑکا مرحوم کی نشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت والی لمبی زندگی دے اور مرحوم بھائی کے لواحقین کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے (محمد اسلم ایاز کارکن صدر انجمن احمدیہ)